© rasailojaraid.com

مدیر اعلیٰ اعزازی

مدیر مشاعد: محمد صحبت خان

مدیر مسئول: حافظ رفیع اللہ

علمی تحقیقی مجلہ

فقہ اسلامی

کراچی

9 3

رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ ☆ نومبر ۲۰۰۲

کل عامٍ وانتم بخیر ☆ ملتِ مسلمہ کو ماہِ صیام مبارک

فہرست

اداریہ	۲
قیامِ رمضان چند توجہ طلب امور	۵
فقہی قواعد کا ارتقاء	۱۱
بیمہ کمپنیوں کے کاروبار کی شرعی حیثیت	۳۷
شہریت پسندی کا رجحان اور اسلام	۶۵
چند جدید فقہی مسائل	۸۳
عورتوں کا جماعت میں شریک ہونا	۸۸
مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق	۸۹

Fiqh-e-Islami English Section

Banks without interest is it conceivable?	2
Politics & Religion.	14
Gelatine Halal or not?	20
Taking care of Parents	23

مجلس ادارت

- غلام نصیر الدین نصیر
- محمد اجمل منصور
- محمد زمان علوی
- حبیب الرحمٰن
- محمد اعظم چشتی
- محمد اشرف
- شفاعت الرسول ہمنی

قاری محمد اسلم سیالوی: یوکے
محمد شریف: متحدہ عرب امارات
چوہدری محمد اشرف: جرمنی
منصور احمد خان: کینیڈا
ناصر خان: ساؤتھ افریقہ

فی شمارہ: 25 روپے 260 روپے سالانہ

مراسلت و عطیات بنام مدیر اعلیٰ اعزازی
گلشن اقبال، پوسٹ بکس نمبر: 17777
کراچی 75300، پاکستان

فون صبح: 4989772 شام: 4583426
فیکس: 4583426
ای میل: nshahtaz@gem.net.pk

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں اور............ آگئے قاعدہ خواں

ہم نے جنوری ۲۰۰۲ کے شمارہ کے اداریہ میں جناب معین الدین حیدر صاحب (سابق وفاقی وزیرِ داخلہ) کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جو کچھ لکھا تھا اس کا ایک حصہ قندِ مکرر کے طور پر پیش خدمت ہے، ہم نے کہا تھا :

"..... گزشتہ دنوں ہمارے ایک مقتدر مہربان کو "القاعدہ" کے خلاف آپریشن کی مستی میں ایک خر مستی سوجھی اور انہوں نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ وہ اقتدار قاعدہ خوانوں کے سپرد نہیں کر سکتے...............انسان جب مدہوشی یا مستی میں بولتا ہے تو اسی قسم کے فکر و دانش سے عاری فی البدیہہ ڈائیلاگ بولتا ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو اس وقت تک اس کے ڈائیلاگ اپنا اثر دکھا چکے ہوتے ہیں اور پھر اس 'بے چارے' کو ہاتھ ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ایسے بے چارے دنیا والوں نے ہر دور اور ہر زمانے میں پائے اور دیکھے ہیں۔ بھلا ان بے چاروں سے کوئی پوچھے کہ قاعدہ خوانوں سے ایسی ہی نفرت و عداوت ہے تو انہیں ملک کے مقتدر آئینی اداروں میں کیوں شمار کیا ہے۔ ملک کے ایک اہم مقتدر آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام اراکین قاعدہ خواں ہیں، عام اور شرعی عدالتوں کے تمام ججز قاعدہ خواں، یونیورسٹیوں کے اساتذہ قاعدہ خواں، کالجوں اور اسکولوں کے تمام ٹیچرز قاعدہ خواں، ان اسکولوں کالجوں اور جامعات سے قاعدہ و قواعد پڑھ سیکھ کر نکلنے والے با قاعدہ گریجوایٹ سب کے سب قاعدہ خواں، انہی گریجوایٹس میں سے سول اور فوجی اداروں میں جانے والے قاعدہ خواں، مدنی اور فوجی اداروں کے افسران قاعدہ خواں، خود موصوف کے پہلو میں بیٹھا وزیرِ مذہبی امور قاعدہ خواں اور حد تو یہ کہ فوج ایسے لبرل ادارہ کے اعلیٰ عہدیداران و جرنیل قاعدہ خواں، بلکہ خود چیف ایگزیکٹو اور صدر مملکت قاعدہ خواں ہیں، تو اب اقتدار قاعدہ خوانوں کے سپرد نہ کرنے کی بات تو از خود بودی ہو گئی کہ وہ تو پہلے ہی قاعدہ خوانوں کے قبضہ و تسلط میں ہے...............ہاں اگر یہ مقتدر شخصیت مذکورہ بالا قاعدہ خوانوں کی ستائی ہوئی اور ستم رسیدہ ہے اور اس بناء پر قاعدہ خوانوں سے الرجک ہے اور اس نے ان قاعدہ خوانوں کے لچھن دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ ایسے کسی قاعدہ خوان کو ایوانِ اقتدار میں داخل نہیں ہونے دے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان ابن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گی تو پھر اس کا مطلب شاید ہوتا ہے کہ سن ۲۰۰۲ء کے موعودہ انتخابات کے لئے امیدواروں کی شرطِ نامزدگی یہ ہوگی کہ امیدوار کسی صورت قاعدہ خواں نہ ہوں .... تاکہ اقتدار ان لوگوں کو ملے جو از ولادت تا وزارت کبھی قاعدہ خواں نہ رہے ہوں .... ہمارے ملک کے لئے مقتدرہ کی یہ ایک نئی صورت ہوگی بہر کیف صاحبانِ اقتدار سے کوئی بعید نہیں وہ جو چاہیں سو کریں، ان کے مزاج میں آئے تو وہ سنتوں کو اقتدار حش کر حجام کے سپے جاری کروادیں۔ اور اقتدار کے تمام قاعدوں ضابطوں کو بس ایک ہی قاعدہ کا پابند بنادیں کہ آئندہ اقتدار میں کسی قاعدہ خواں کو قدم رکھنے کی اجازت نہ ہوگی اور پارلیمنٹ کی لوح جبیں پر یہ شعر کندہ کرلویں :

قاعدہ خوانوں کو یاں گھسنے نہ دینا
کہ ناحق خون بے قاعدوں کا ہوگا

مگر اس کام کے لئے بھی انہیں ایک قاعدہ تو وضع کرنا ہی پڑے گا اور پھر جو اس قاعدہ کو پڑھے گا وہ ضرور قاعدہ خواں ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ قاعدہ خوانوں سے چھٹکارا نہ زندگی میں ہے نہ مرنے کے بعد، اخبارات میں ہمارے وزیرِ داخلہ جناب معین الدین حیدر کے بھائی جناب احتشام الدین کے ناگہانی قتل کی خبر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی اور اگلے روز ان کے گھر پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے جن لوگوں کی تصویر اخبارات میں چھپی ان میں بہت سے لوگ اپنی ڈاڑھیوں اور شکلوں سے ہو بہو "القاعدہ" والے لگتے تھے جنہیں ہاتھوں میں قاعدے سپارے لئے دکھایا گیا۔ اللہ اعلم وہ قاعدہ خوانی کررہے جہاں تک قاعدہ خوانوں کو اقتدار سے دور رکھنے کی بات ہے تو جناب معین الدین حیدر یہ بات کیوں بھول رہے ہیں کہ یہ ملک فوج نے لڑکر فتح نہیں کیا تھا بلکہ قاعدہ خوانوں نے قربانیاں دیکر بنایا اور حاصل کیا تھا ہاں البتہ فوجی جرنیلوں کو ہتھیار ڈال کر آدھا گنوانے کا کریڈٹ ضرور جاتا ہے .... یاد رکھئے کہ اقتدار ان قاعدہ خوانوں کا موروثی حق ہے جو انہیں مسلمان ہونے کے ناطے اس عظیم ہستی سے وراثت میں ملا ہے جو قاعدہ خوانوں اور بوریہ نشینوں کی امام ہے۔ یہ درویش تو خود کو اقتدار سے از خود دور رکھے ہوئے ہیں اور ان کے ایثار و اعراض کے صدقہ میں آپ بدر اقتدار ہیں ورنہ اگر یہ اقتدار چھیننے پر آگئے تو پھر نہ کوئی ابو جہل و ولید بن مغیرہ ان کا راستہ روک سکے

☆ اترکوا قولی بخبر الرسول ﷺ = حدیث رسول اکرم ﷺ کے مقابلے میں میرے قول کو چھوڑ دو (امام اعظم) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گالور نہ کوئی قیصر و کسری......"

ابھی اس تحریر کی سیاہی پھیکی نہیں پڑی کہ قوم نے ووٹ کے ذریعہ ثابت کر دیا کہ وہ قاعدہ خوانوں کے ساتھ ہے اور اس وقت (تادمِ تحریر) صورتحال یہ ہے کہ قاعدہ خوانوں کو اقتدار نہ سونپنے اور ان کو اقتدار سے دور رکھنے کی باتیں کرنے والے ان کے پاؤں، گھٹنوں اور ڈاڑھیوں کو چھو چھو کر کہ رہے ہیں کہ خدارا حکومت میں آجایئے یا کم از کم حکومت سازی میں تعاون ہی فرمایئے............ یہ ہے وہبات جسے لازوال کتاب نے یوں بیان کیا ہے، ومکروا ومکرالله والله خير الماكرين

...... وما تشاؤن الا ان يشاء الله رب العالمين ....

ہماری ناقص رائے میں مسلم لیگ (لوٹا گروپ) اور پاکستان پیپلز پارٹی دونوں امریکی ایجنڈے پر کام کرنے والی پارٹیاں ہیں، بے نظیر عمل کر کے چکی ہیں کہ وہ پرویز مشرف سے زیادہ امریکی مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں، لہذا علمائے کرام کو مرکز میں ان دونوں پارٹیوں سے الگ رہتے ہوئے قومی اسمبلی میں حزبِ اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر مضبوط حزبِ اختلاف کا رول ادا کرنا چاہئے جبکہ سرحد و بلوچستان میں حکومتیں بنانی چاہئیں۔ تاکہ امریکی گماشتوں کو لف ٹائم دیا جاسکے۔ ویسے بفضلِ خداوندِ کریم قائدِ اہلِ سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی زیرِ قیادت ان علماء کی اسمبلیوں میں آمد کی فوری برکات یہ ہیں کہ انڈیا نے فوجیں واپس بلالی ہیں، امریکی وہ طالوی فوجیں کراچی کے ہوائی اڈے سے قبضہ ختم کر رہی ہیں اور دیگر فوجی اڈوں سے بھی واپسی کے لئے بوریا بستر باندھ رہی ہیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد یہ ملک امریکی پالیسوں سے بھی نجات پالے گا مگر اس کے لئے اقتدار کی قربانی دیگر مضبوط حزبِ اختلاف بنانے کی ضرورت ہے۔ ہماری دعاء ہے کہ ربِ کریم متحدہ مجلس عمل کے اس اتحاد کو قائم دائم رکھے اور اسے نظرِ بد سے بچائے اور اس اتحاد کے ثمرات گلی کوچوں تک پہنچیں نفرتیں ختم ہوں محبتیں جنم لیں اور ملک و قوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو۔

عمدہ لکھائی ______ بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے ______ کتاب لیجیے
جمیل برادرز
ناظم آباد نمبر ۲، فون: 6608017

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قیامِ رمضان.........چند توجہ طلب امور

نور احمد شاہتاز

ایک بار پھر ماہِ صیام کی آمد آمد ہے، ماہِ صیام اپنے ساتھ ہزاروں برکتیں اور لاکھوں نعمتیں لاتا ہے جن میں سے ایک اس کی راتوں میں قیام اور سماعتِ قرآنِ کریم ہے۔ یہ قیام نمازِ تراویح سے عبارت ہے۔

نمازِ تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تاکہ ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح میں ایک بار مکمل قرآنِ کریم تلاوت کیا جائے، چنانچہ آپ کی قائم کردہ اس سنت پر دنیا بھر کے مسلمان آج بھی عمل پیرا ہیں۔

البتہ آج جس طرح سے ہم نمازِ تراویح میں ختم قرآن کرتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دور میں ہوتے تو ہمارا یہ اندازِ تلاوت وسماعت قرآن دیکھ کر یا تو اس کی اصلاح کی خاطر بعض آئمہ تراویح اور منتظمین تراویح کی تادیب فرماتے یا اس سلسلے کو سرے سے موقوف فرما دیتے کیونکہ نمازِ تراویح میں جس تیز رفتاری سے قرآنِ کریم پڑھا جاتا ہے وہ نمازِ تراویح یعنی قیامِ رمضان کی اصل روح کے سراسر منافی ہے۔ نمازِ تراویح یا قیامِ رمضان کا مقصد تو یہ تھا کہ عام مہینوں کی بہ نسبت اس ماہ میں زیادہ دیر تک راتوں کو عبادت کی جائے اور قرآن کریم زیادہ اہتمام کے ساتھ کثرت سے تلاوت وسماعت کیا جائے لیکن بدقسمتی سے ہمارے موجودہ معاشرے میں نمازِ تراویح میں ختم قرآن اب ایک رسم سے زیادہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ ایسے حافظ یا امام کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنا پسند کرتے ہیں جو انہیں جلد از جلد تراویح پڑھا کر فارغ کر دے، ایسے حفاظ کرام کو پکا اور صحیح حافظ سمجھا جاتا ہے جو انتہائی تیز رفتاری سے تلاوتِ قرآن کریں اور اس میں غلطی یا بھول چوک بھی نہ ہو، نوجوان طبقہ خاص طور سے اس طرف مائل دکھائی دیتا ہے اور ایسی بہت سی مساجد جہاں مناسب رفتار سے ترتیل کے ساتھ، الفاظ کی صحیح ادائیگی کا لحاظ کرتے ہوئے نمازِ تراویح میں تلاوت ہوتی ہو، مقتدیوں کی زیادہ تعداد دکھائی نہیں دیتی لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اب سرے سے ایسے لوگ ہی نہیں جو سکون و اطمینان سے تراویح میں تلاوتِ کلامِ حکیم حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ سننا نہ چاہتے ہوں، بلاشبہ ایسے نیک لوگ اب بھی ہیں مگر اکثریت کا حال وہی ہے جو پہلے بیان ہوا۔

نماز کے تمام ارکان کو ٹھہر ٹھہر کر اور سکون سے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے۔ فتاویٰ

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔ (محدث ابوزرعہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عالمگیری اور فقہ و فتاویٰ کی دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ تعدیل ارکان اعضاء کے ایسے سکون کو کہتے ہیں کہ اعضاء کے سب جوڑ کم از کم ایک بار تسبیح پڑھنے کی مقدار ٹھہر جائیں، تیز رفتاری سے نمازِ تراویح میں یا کسی بھی نماز میں اگر تعدیل ارکان نہ ہو سکے جو کہ واجب ہے تو نماز ہی نہ ہوگی جن مساجد میں تیز رفتاری سے نمازِ تراویح پڑھی جاتی ہے وہاں یہ بات بطور خاص نوٹ کی گئی ہے کہ رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں اطمینان و سکون ہی مفقود ہوتا ہے خشوع و خضوع تو بعد کی بات ہے۔ بعض جگہ تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ امام نے نیت باندھ کر سورہ فاتحہ بھی پڑھ لی اور مقتدی ابھی ثناء نہیں پڑھنے پائے۔

ایسی نماز سے کیا حاصل جس سے روحِ نماز ہی غائب ہو اور پورا زور کسی نہ کسی طرح بیس رکعت کی تعداد پوری کرنے اور ان میں جلد از جلد سوا یا ڈیڑھ پارہ ختم کرنے پر صرف ہو رہا ہو، خدارا اس عمل کی حوصلہ شکنی کیجئے، آئمہ تراویح کو اس بات کا پابند کیجئے کہ وہ تیز رفتاری سے نماز نہ پڑھائیں۔ نوجوانوں اور اپنے بچوں اور ساتھیوں کو اس بات پر آمادہ کیجئے کہ وہ اطمینان و سکون سے نماز پڑھنے کو ترجیح دیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اطمینان و سکون سے پڑھی ہوئی دو رکعتیں، جلد بازی اور بے سکونی کی بیس تراویح سے کہیں افضل ہیں۔ اسی طرح چھوٹی سورتوں کی پرسکون تلاوت سے ادا کی گئی تراویح کی نماز تیز رفتاری، جلد بازی اور بے سکونی کی ان بیس رکعات سے افضل ہے جن میں آداب و قواعدِ تلاوت کا لحاظ کئے بغیر کسی طرح لشتم پشتم ختم قرآن کرنا مقصود ہے۔

جو لوگ تروایح میں تیز رفتاری سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں یا جو تیز رفتار تلاوت سننا پسند کرتے ہیں تاکہ تراویح سے جلد فارغ ہو جائیں۔ انہیں یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ اتنی تیز رفتاری سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا جس سے الفاظ پورے ادا نہ ہوں یا حروف اپنے صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادا نہ ہوں یا مد و شد وغیرہ کا خیال نہ رہے یا وقف، وصل اور فصل کے قاعدوں کو نظر انداز کر دیا جائے جائز نہیں اور ایسی تلاوت کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ جب اس کی نہیں ہوگی جو پڑھا رہا ہے تو ان مقتدیوں کی بھی نہیں ہوگی جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ امام تلاوت کے آداب کا لحاظ کئے بغیر پڑھ رہا ہے اس کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں کیونکہ نماز میں سکون اور طمانیت شرط ہے جو خشوع و خضوع کا باعث بنتی ہے اور اگر بے سکونی اور جلد بازی کا مظاہرہ ہوا تو ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔

نمازِ تراویح میں قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرنا ایسی قباحت ہے جو معاشرے میں تیزی سے پھیلی ہے، بعض مساجد میں تو ایسے اللہ والے لوگ مل جاتے ہیں جو بغیر کسی معاوضے کے

☆ قال الشافعي رحمه الله تعالى : الفقهاء كلهم عيال ابي حنيفه في الفقه ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآنِ کریم سنانے کو تیار ہوتے ہیں تاہم ایسی مساجد کی بھی کمی نہیں جہاں پہلے سے حافظ/ قاری صاحب سے باقاعدہ اجرت طے کی جاتی ہے جسے عرف عام میں خدمت کا نام دیا جاتا ہے۔ بعض حفاظ کرام (اللہ انہیں معاف کرے) طے کئے بغیر قرآن سنانے پر تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ حافظ صاحب طے تو نہیں کرتے مگر انہیں اندازہ ہوتا ہے کہ اس محلے سے اتنی رقم اختتامِ تراویح پر ملنے کی توقع ہے پھر اگر توقع سے کم ملے تو اس پر قناعت کے بجائے برملا اظہارِ ناراضگی و برہمی بھی فرماتے ہیں۔ نمازِ تراویح کے لئے یا قرآن پڑھنے یا سنانے کے لئے اجرت پیشگی طے اور مقرر کرنا صحیح نہیں اور ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جو قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرتا یا کرواتا ہے۔ لہٰذا مساجد کی انتظامیہ، کمیٹیوں اور حفاظِ کرام سے بصد احترام درخواست ہے کہ وہ قرآن سنانے کی اجرت طے کر کے لوگوں کی نمازیں خراب کرنے سے باز رہیں۔

رمضان المبارک میں اکثر مساجد میں نمازِ تراویح میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کئے جاتے ہیں، لاؤڈ اسپیکر کا استعمال شرعاً جائز ہے یا ناجائز یہ بذاتِ خود ایک نزاعی مسئلہ ہے تاہم نظریہ ضرورت یعنی زیادہ سامعین ومقتدین تک آواز پہنچانے کی غرض سے اکثر علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن اس جواز سے جو بے جا فائدہ اٹھایا جارہا ہے وہ حدِ جواز سے تجاوز ہے، شہری محلوں میں مساجد عموماً قریب ہوتی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز تیز ہوتی ہے جس سے ایک مسجد کی نمازِ تراویح کی آواز دوسری میں باآسانی پہنچ کر وہاں کے نمازیوں کے لئے باعث تکلیف بنتی ہے۔ نیز مساجد کی انتظامیہ اور منتظمین کو اللہ ہدایت دے تو انہیں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ جس طرح مساجد میں مرد حضرات نمازِ تراویح میں مشغول ہیں اسی طرح گھروں میں خواتین بھی نماز ادا کرتی ہیں، لاؤڈ اسپیکر کی تیز آواز ان کی نماز میں یقینی خلل کا باعث بنتی ہے علاوہ ازیں تلاوت کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب تلاوت ہورہی ہو تو سامع خاموش ہوکر اسے سنے اب علماء کرام سے یہ دریافت کرنا ہے کہ خواتین جن تک لاؤڈ اسپیکر کی آواز پہنچ رہی ہے وہ اس آواز پر توجہ دیں اور اس تلاوت کو سنیں جو آپ انہیں زبردستی سنوار ہے ہیں یا اپنی نماز پڑھیں؟

آپ خود اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

براہ کرم مساجد میں اوپر کے لاؤڈ اسپیکر جن کی آواز باہر جاتی ہے، نماز تراویح کے دوران

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو بند رکھئے تاکہ گھروں میں موجود بوڑھے اور خواتین بھی اپنی نماز سکون سے ادا کرسکیں، ہاں البتہ مسجد میں موجود تمام لوگوں تک آوازِ تلاوت پہنچانے کی غرض سے (اگرچہ اس کے آپ شرعاً مکلف نہیں) صرف اندرونی اسپیکر استعمال کرلیا کریں تو بہت سوں کا بھلا ہو۔ بیرونی اسپیکر پر یہ پابندی مساجد کی انتظامیہ اور ائمہ حضرات مل جل کر خود ہی لگالیں تو بہتر ہے ورنہ عام مسلمانوں کے مطالبے پر اگر کبھی کوئی شرعی یا غیر شرعی حکومت یہ پابندی لگائے گی تو اسے مداخلت فی الدین گردانا جائے گا اور بدمزگی پیدا ہوگی۔

رمضان المبارک میں بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہارات کچھ ان عنوانات کے ساتھ چھپتے ہیں، تین روزہ تراویح، چھ روزہ تراویح، دس روزہ تراویح کا اہتمام وغیرہ وغیرہ۔

عام لوگ بالخصوص نوجوان طبقہ ایسے پروگراموں میں زیادہ پیش پیش ہوتا ہے اگرچہ اس طرح ختم قرآن پر شرعاً کوئی پابندی نہیں لیکن آپ مانیں یہ نہ مانیں کہ اس عمل خیر سے بے عملی کا جو پہلو برآمد ہوتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بعض نوجوان یہ سمجھنے لگے ہیں کہ تین روزہ یا چھ روزہ تراویح میں اگر ختم قرآن ہوجائے اور اس میں شمولیت کرلی جائے تو پھر رمضان کی باقی راتوں میں تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اور عملاً ایسا ہو رہا ہے کہ چھ روزہ تراویح میں شامل ہونے والے اکثر نوجوان باقی ایامِ رمضان میں مسجد کا رخ نہیں کرتے، یاد رہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس عمل کو پسند کیا ہے جو اگرچہ تھوڑا ہو مگر اس پر مداومت یا تسلسل رہے اور اس کے مقابلے میں ایسا نیک عمل جو زور و شور سے ہو مگر اس پر مداومت (ہمیشگی) نہ کی جاسکے اور تھوڑے عرصے بعد اس کے اثرات زائل ہوجائیں وہ بہرکیف نظر استحسان سے نہیں دیکھا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر زیادہ دوام ہو خواہ وہ عمل کم ہی ہو۔“ (صحیح مسلم) نمازِ تراویح پر مداومت اور رمضان کی تمام راتوں میں قیام اور وہ بھی اطمینان و سکون کے ساتھ جبھی ملتا ہے جب سکون و اطمینان کے حصول کے جو طریقے ہیں ان پر عمل کیا جائے اور ایسے تمام طور طریقوں سے اجتناب کیا جائے جو اس ماہِ مقدس کی مخصوص عبادت (قیام) تراویح میں بے سکونی و بے اطمینانی کا باعث بنتے ہوں۔

رمضان کی راتوں میں یہ بات بھی نوٹ کی گئی ہے کہ شروع کی تین چار راتوں میں مساجد میں نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ کم ہو کر نصف تک جا پہنچتی ہے اس

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو طویل نمازیں پڑھنے کے عادی نہیں یا سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے مگر احترام رمضان و حبس شیطان کی وجہ سے مساجد میں آنے لگتے ہیں تین چار رات مسلسل ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ قیام کر کے تھک جاتے ہیں اور پھر آنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ایسا اہتمام ہو کہ ہر محلّہ میں کم از کم ایک مسجد ایسی ہو جہاں چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح پڑھانے کا انتظام ہو تو عبادت کی خاطر رمضان میں مسجد کی طرف اٹھنے والے یہ قدم جو دو چار دنوں میں تھک کر رک جاتے ہیں ان میں دوام اور استقامت پیدا کی جاسکتی ہے اور اگر آئمہ حضرات ذرا سی توجہ دیں تو ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے عمل میں مداومت (ہمیشگی) پیدا کرنے کے خوگر ہو جائیں گے اور ایک ماہ کا یہ کورس انہیں رمضان کے بعد بھی عبادت کی طرف مائل ہی رکھے گا۔

بعض لوگ رمضان کی راتوں میں نمازِ تراویح میں تو بڑے اہتمام اور ذوق وشوق سے شامل ہوتے ہیں مگر سحری کھانے کے بعد نیند سے مغلوب ہو کر فجر کی نماز جماعت سے اور وقت پر ادا نہیں کر پاتے اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے کہ نوافل کی وجہ سے کوئی فرض نہ چھوٹنے پائے دوسری طرف بعض حضرات جو رمضان کی راتوں میں شب بیداری کی دولت لوٹنا چاہتے ہیں وہ دن کے اوقات میں اپنے فرائض منصبی (ڈیوٹی) صحیح طور پر ادا کرنے کے بجائے چھپ چھپا کر سونے کی کوشش کرتے ہیں یا دیر سے ڈیوٹی پر جاتے اور آنکھ بچا کر جلد نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے رزقِ حلال کمانے میں جو دیانتداری و محنت مطلوب ہے وہ نہیں ہو پاتی اور یوں نفلی عبادت کی وجہ سے حقوق العباد میں کمی ہو جاتی ہے جو کسی بھی صورت مستحسن نہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ نفلی عبادات میں اس طرح وقت لگایا جائے کہ فرائض خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے متعلق، متاثر نہ ہونے پائیں۔

نمازِ تراویح کا حقیقی لطف جبھی حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اس کا اصل مقصد پیش نظر رہے اور وہ ہے حقوق اللہ و حقوق العباد ادا کرتے ہوئے، فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ماہِ رمضان میں اضافی طور پر قیام اللیل کی کوشش کرنا اور کامل اطمینان وسکون اور خشوع وخضوع سے نمازِ تراویح میں کلامِ حکیم کی سماعت کرنا تاکہ سابقہ گناہوں کی بخشش ہو سکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت وسماعت کا صحیح حق ادا کرتے ہوئے اس بار قیام وصیام رمضان کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ☆ ... فقہ اسلامی ہے ☆
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزہ دار ہوشیار باش !

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال :

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ

حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ ﴿رواہ الترمذی﴾

☆☆☆

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ

جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

روزہ دار اگر

جھوٹ بولنے اور غلط کام کرنے سے باز نہ آئے

تو اللہ تعالی کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں

﴿سننِ ترمذی﴾

(بندۂ خدا)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقہی قواعد کا ارتقاء

ڈاکٹر جمیل الدین عطیہ : ترجمہ عتیق احمد

دوسری بحث: قواعد کا تجزیاتی مطالعہ

قواعد کا تجزیاتی مطالعہ کرتے وقت ہم ان قواعد میں ایک تو اس بنیاد پر تجزیہ کریں گے کہ ان میں تجریدیت اور ہمہ گیری کس حد تک ہے اور دوسرے قواعد کی نوعیت اور موضوع کے اعتبار سے ہم ان قواعد کی تقسیم کریں گے۔ تجریدیت اور ہمہ گیری کے اعتبار سے قواعد کی درج ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ اصلی قواعدِ کلیہ ۲۔ وہ قواعد جو مختلف اقسام کے ابواب فقہیہ کے درمیان مشترک ہیں۔

۳۔ وہ قواعد جو ایک ہی قسم مثلاً عبادات یا معاملات کے فقہی ابواب کے درمیان مشترک ہیں۔

۴۔ وہ قواعد جو فقہ کے ایک باب کے ساتھ مخصوص ہیں۔

قواعد کی نوعیت اور موضوع کے اعتبار سے درج ذیل قسمیں نکلتی ہیں۔

۱۔ اصولی قواعد ۲۔ کلامی قواعد ۳۔ لغوی قواعد ۴۔ فقہی قواعد

چونکہ ان دونوں قسموں کی اساس ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے دونوں کی اقسام میں تداخل پایا جائے گا۔

۱۔ کلی اصلی قواعد:

(الف) یہ بات پہلے ذکر کی جا چکی ہے کہ امام عزالدین بن عبدالسلام (متوفی ۶۶۰ھ) نے تمام فقہی قواعد و فروعات کو دو قاعدوں کی طرف لوٹایا ہے۔ (۱) جلب منفعت، (۲) دفع مضرت، بلکہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ دفع مضرت بھی فی الجملہ جلب منفعت ہی میں شامل ہے اور اس طرح سارے کے سارے قواعد کا مرجع ایک قاعدہ جلب منفعت قرار پاتا ہے۔

(ب) بعض علماء نے اس ہمہ گیر نظریہ کی تفصیل کرتے ہوئے تمام قواعد چار کی تعداد کی طرف لوٹائے، بعض نے پانچ قواعد کو اصل قرار دیا اور بعض کے یہاں اصلی قواعد چھ قرار پائے۔

مروزی (متوفی ۴۶۲ھ) نے فقہ شافعی کا ماخذ درج ذیل چار قواعد کو قرار دیا ہے۔

۱۔ الیقین لا یزول بالشک : یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ المشقة تجلب التيسير: مشقت آسانی کو کھینچتی ہے۔

۳۔ الضرر يزال: نقصان کو دور کیا جائے گا۔

۴۔ العادة محكمة: عادت کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔

(ج) ابن السبکی (متوفی ۷۷۱ھ) نے پانچ قواعد کو بنیادی قرار دیا ہے، چنانچہ انہوں نے مروزی کے بیان کردہ چار قواعد کے ساتھ اس پانچویں قاعدہ کا اضافہ کیا۔

۵۔ الامور بمقاصدھا: اعمال کی حیثیت مقاصد کے اعتبار سے ہوگی اور فرمایا ہے کہ اس عبارت سے زیادہ عمدہ اور بہتر عبارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''انما الاعمال بالنیات'' اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

ابن السبکی کی اس عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان سے پہلے کسی اور شخص نے اس پانچویں قاعدہ کا اضافہ کر دیا تھا، شاید ابن السبکیؒ نے یہ پانچواں قاعدہ کسی متقدم فقیہ سے لیا ہو مثلاً صدرالدین محمد بن عمر بن مرحلؒ سے جنہوں نے فقہی فروع کے سلسلہ میں اشباہ ونظائر کے موضوع پر ایک کتاب مرتب کی، ابن السبکیؒ نے اپنی کتاب ''القواعد والاشباہ والنظائر'' کے مقدمہ میں اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے ''میں نے اس کتاب کو لیا، میں نے اس کتاب کا مکھن نکال لیا، اور اس کتاب کے قواعد کے سمندر میں جو جھاگ تھا اُسے نکال پھینکا اور اشباہ ونظائر یکجا کئے۔

بعض حضرات نے ان پانچوں قواعد کو اس طرح منظوم کیا ہے۔

خمس محررة قواعد مذهب للشافعي بها تكون خبيرا
ضرر يزال و عادة قد حكمت وكذا المشقة تجلب التيسيرا
والشک لا ترفع به متيقناً والقصد اخلص ان اردت اجوراً

(د) سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے بھی ابن السبکیؒ کی پیروی کرتے ہوئے انہیں پانچ قواعد کا ذکر کیا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سارے مسائل فقہیہ انہیں کی طرف لوٹتے ہیں، سیوطی نے شیخ تاج الدین بن السبکی کا قول نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک محقق بات یہ ہے کہ اگر مسائل فقہیہ کو تکلف کے ساتھ کھینچ تان کر پانچ قواعد کی طرف پھیرا جائے تو اس صورت میں پانچواں قاعدہ پہلے قاعدہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (۱) اور اس طریقہ پر تو یہ بھی کہا

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

© rasailojaraid.com